REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ — یوم سہ شنبہ — ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ سات پائی سابقہ)

یکم شعبان ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ — ۹ صلح ۱۳۴۱ ہش — ۹ جنوری ۱۹۶۲ء — نمبر ۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۸ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اس وقت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے حضور حسب معمول روزانہ سیر کے لئے باغ میں تشریف لے جاتے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اللّٰھم آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر

بیرونی ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے تعزیت کے مزید پیغامات

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر بیرونی ممالک کی جماعتوں کی طرف سے تعزیت کے جو مزید پیغامات بذریعہ تار موصول ہوئے ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہالینڈ

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہالینڈ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت میں اعلیٰ اور بلند مقام عطا کرے۔ اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین

ٹرینیڈاڈ

ٹرینیڈاڈ سے مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ اسلام تار دیتے ہیں کہ

"حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اچانک اور المناک وفات کی خبر یہاں کی جماعت کے احباب میں انتہائی افسوس اور ملال کے ساتھ سنی گئی اور احباب کو بہت صدمہ ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی اور آپ کی بلندی درجات کے لئے خاص دعا کی گئی۔"

لنڈن

لنڈن سے چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد فضل تار دیتے ہیں کہ

"جماعت احمدیہ لنڈن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اندوہناک وفات پر انتہائی رنج و غم اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے یہاں جماعت کے احباب نے مسجد میں جنازہ غائب ادا کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور تشریف لے گئے

ربوہ — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی مورخہ ۲ جنوری ۱۹۶۲ء بروز شنبہ ساڑھے تین بجے سہ پہر بغرض علاج موٹر کار میں لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ آپ وہاں چند یوم قیام فرمائیں گے احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ سے دعائیں کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر

طلباء و اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی قرارداد تعزیت

ربوہ — جلسہ سالانہ کی تعطیلات کے بعد ۴ جنوری ۱۹۶۲ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کھلنے پر سکول کے جملہ اساتذہ اور طلباء کی طرف سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی جس کے بعد ایک یوم کے لئے احتراماً سکول میں تعطیل کر دی گئی۔

"جملہ طلباء و اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی المناک وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو خاص قرب کا مقام بخشے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام جماعت احمدیہ کو صبر و استقامت سے آپکی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے آمین اللّٰھم آمین۔ اس مشترکہ جماعتی تعلق کے علاوہ جو بحیثیت افراد جماعت احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احمدی طلباء اور اساتذہ کو حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اس سکول کو ایک خاص فخر اور امتیاز بھی حاصل ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سکول کے پرانے طالب علم تھے اور اپنی طالب علمی کے زمانہ میں سکول کی خاص شہرت کا باعث بنے۔ کھیلوں میں بالخصوص ہاکی اور فٹ بال میں (باقی صفحہ ۸ پر)

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

إنا للّٰه وإنا إليه راجعون

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی بڑی ہمشیرہ تھیں مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۲ء کو چار بجے شام بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں بعمر ۸۴ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور انہیں صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۲ء کو ان کا جنازہ بذریعہ ریل گاڑی بارہ بجے شب کے قریب ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۷ جنوری کو ۱۰ بجے صبح دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت مخلص نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں انہوں نے تین لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۹ رجنوری ۶۲ء

ہمیں اپنا کام کرتے جانا چاہیئے

جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر کا ماحصل جو الفضل مورخہ ۳ رجنوری ۶۲ء میں شائع ہوئی ہے یہ ہے کہ اصل چیز کام ہے۔ اگر مخالفین گالیاں بھی دیں اور راستہ روکنے کے لئے خواہ کتنی کوشش کریں ایک احمدی کا کام ہے کہ وہ ان باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا وہ کام کئے جائے جو اس کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے سپرد کیا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں اور لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ دوسروں کے سامنے بات پیش کرنے کا طریق ایسا ہونا چاہیئے جس سے محبت اور پیار ظاہر ہو اور اگر کوئی شخص اپنی ناسمجھی کی وجہ سے آپ کو بُرا بھلا بھی کہے تو مسکراتے چلے جاؤ اور نرمی اور انکسار اور حُسنِ اخلاق سے کام لو اگر تم ایسا کروگے تو خود بخود انکے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ یہ تو بالکل اور قسم کے انسان ہیں۔ ہم بُرا بھلا کہہ رہے ہیں اور یہ مسکرا رہے ہیں۔ ہم سختی کر رہے ہیں اور یہ محبت اور پیار میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ تب وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ یہ لوگ زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہیں اور وہ تمہارے کندھوں کے ساتھ اپنا کندھا اسلام کی خدمت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کی بلندی کے لئے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں گے۔ پس میرے عزیزو! تم آسمانی آبِ حیات کی متلاشی اقوام کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں حوضِ کوثر پر لےجاؤ اور انہیں گندی زیست سے نجات دلانے اور ان کے اندر ایمان کی حرارت پیدا کرنے کے لئے کافوری اور زنجبیلی جام پلاؤ اور اس سانپ کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دو جس نے آدم کی ایڑی پر ڈسا تھا اور اسے جنت ارضی سے نکال دیا تھا۔"

اس ضمن میں دوسری اہم بات جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی ہے اور جس کی جماعت کو تاکید کی ہے وہ یہ ہے کہ مومنوں کو باہم اتحاد رکھنا چاہیئے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا سپرد کیا ہوا کام بطور احسن تکمیل تک پہنچائیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اس وقت ہماری جماعت میدان جہاد میں کام کر رہی ہے اور وہی فوج دشمن کا دلیری سے مقابلہ کر سکتی ہے جس کی صفوں میں انتشار نہ ہو۔ قرآن کریم نے اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ مومنوں کی جماعت جب دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوتی ہے تو اس کی کیفیت "بنیانٌ مرصوص" کی سی ہوتی ہے یعنی وہ ایک ایسی دیوار کی طرح ہوتے ہیں جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔ پس اختلافات کو کبھی اپنے قریب بھی نہ آنے دو۔ ہر شخص جو کسی جماعت میں تفرقہ کا بیج بوتا اور جماعتی اتحاد کو نقصان پہنچاتا ہے وہ احمدیت کا بدترین دشمن ہے اور تمہیں اسی طرح تباہی کے گڑھے میں گرانا چاہتا ہے جس طرح گزشتہ دور میں مسلمان صدیوں تک تنزل کا شکار رہے۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے کہ دنیا ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو۔ پس ہر شخص جو اتحاد میں رخنہ اندازی کرتا ہے ہر شخص جو اس سکیم کے راستہ میں روک بنتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا نشانہ بنتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ رؤیا کے ذریعہ بھی اس کی طرف توجہ دلائی تھی چنانچہ میں نے ایک شخص کو جسے میں کوئی بادشاہ یا رئیس سمجھتا ہوں اور جو میرے سامنے بیٹھا تھا رؤیا میں کہا کہ

"دیکھو جو شخص ایسے نازک وقت میں بھی اتحاد کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اونچی کس طرح کر سکے گا۔"

جب میں نے یہ فقرہ کہا تو میرے دل میں بہت زیادہ جوش پیدا ہو گیا اور رقت کیساتھ میرے گلے میں پھندا پڑ گیا اور میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور میں نے اپنے سامنے کے شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بیٹے کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں سوز وگداز پیدا ہو جاتا ہے اور رقت پیدا ہو جاتی ہے اور اسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ مگر تمہیں یہ خیال نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی طرف منسوب ہونے والوں کا تفرقہ دیکھتے ہوں گے تو ان کی کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔ جو شخص ایسے وقت میں بھی باہمی اتحاد کی طرف قدم نہیں اٹھاتا یقیناً وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اٹھا کے کھڑا نہیں ہو سکیگا۔" پس اتحاد کی اہمیت کو سمجھو۔"

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبادت اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اشاعتِ اسلام کا فرض اپنے سامنے رکھو اور دعاؤں، عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دو تاکہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہاری مدد کے لئے نازل ہوں اور جو کام تمہارے کمزور ہاتھ نہیں کر سکتے وہ فرشتوں کی مدد سے آسانی کے ساتھ ہونے لگیں۔ یہ امر یاد رکھو کہ کوئی حقیقی فتح فرشتوں کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ آخر وہ آسمان سے زمین پر کیوں آئیں۔ وہ اسی وقت زمین پر آتے ہیں جب بنی نوع انسان کا ایک طبقہ انتہائی جوش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کر رہا ہو۔ پس اگر تم دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور دیتے رہوگے تو خدا تعالیٰ کے فرشتے بے تاب ہو کر تمہاری طرف دوڑے چلے آئیں گے اور کہیں گے کہ جب یہ خدا کے کمزور بندے ہو کر اس قدر کوشش کر رہے ہیں تو ہم خدا کے فرشتے ہو کر کیوں نہ کام کریں۔ اور جب خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے تمہاری مدد کے لئے اتر آئیں گے تو تمہاری فتح میں کوئی شبہ ہی نہیں رہ سکتا۔ پھر جس میدان میں بھی تم لڑوگے تمہارے ساتھ فرشتے بھی لڑیں گے۔ اور جب تمہارے ساتھ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہوں گے تو تمہارے مقابل پر کون ٹھہر سکتا ہے۔"

تین اہم باتیں ہیں جن کو اس عظیم تقریر کا ماحصل سمجھا جانا چاہیئے۔ اوّل یہ کہ مخالفین کی مخالفت کی قطعاً پرواہ نہ کی جائے اور جو کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے صرف اس کو پیش نظر رکھا جائے۔ اگر ہم صرف اللہ تعالیٰ کے کام کو پیش نظر رکھیں گے تو مخالفین کی مخالفت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیگی بلکہ بہت ممکن ہے کہ وہ اس کام میں ہمارا اخلاص اور انہماک دیکھ کر بجائے مخالفت کے ہمارے ساتھ شریک ہو جائیں۔ ایسا ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو الٰہی جماعتیں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں۔ دوسری بات باہمی اتحاد ہے۔ اتحاد ہی کامیابی کی روح ہے۔ تیسری بات ذکر الٰہی اور عبادت کی کثرت ہے۔ دراصل ہمارا کام تسبیح حق سے سماوات اور ارض کو بھرنا ہے۔ یہی تو کام ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے ہم جتنی عبادت کریں گے تسبیح حق کا جتنا شور ڈالیں گے اتنا ہی ہم اپنی منزل مقصود سے قریب تر ہوتے چلے جائیں گے اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا ہے آسمان کے فرشتے ہماری مدد کو اتریں گے اور ہماری ناچیز کوششیں فرشتوں کی مدد سے دوچند ہو جائیں گی اور کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

بلا تبصرہ

صدق جدید لکھنو مورخہ ۲۲ ردسمبر ۱۹۶۱ء کے ایک نوٹ سے حسب ذیل بلا تبصرہ نقل کیا جاتا ہے:-

"ایک سچا طنز۔ بسا دن گوڑی (بنگلور) کے اے جے خلیل صاحب بی اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ کے خدمات قرآنی کا ذکر خیر ان صفحات میں عرصہ ہوا آچکا ہے۔ ان کے ایک تازہ طویل انگریزی خط کا ابتدائی حصہ:-

"میں نے صدق جدید مورخہ ۱۳ نومبر ۶۱ء صفحہ ۳ پر آپ کا شذرہ پڑھا۔ واقعی یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ جو لوگ احمدی یا قادیانی نہیں ہیں۔ وہ پیام الٰہی چار دانگ عالم میں تبلیغ کرنے میں بہت ہی کوتاہ ہیں۔ میں کوئی ۱۶ برس سے اس فرض فراموشی کا کفارہ ادا کرنے میں کلام الٰہی کا ترجمہ عالمی زبانوں میں کرنے اور اسکی طبع واشاعت میں مصروف ہوں لیکن خود میرے اوپر قادیانیت کا الزام لگا اور ثبوت میں یہی واقعہ پیش ہوا کہ یہ قرآنی تبلیغ کرتا رہتا ہے اس لئے کہ یہ کام تو بس قادیانی ہی کرتے رہتے ہیں۔"

مبارک ہے وہ دین کا خادم جو تبلیغ واشاعت قرآن کے جرم میں قادیانی یا احمدی قرار پائے۔ اور قابل رشک ہے وہ احمدی یا قادیانی جن کا تمغۂ امتیاز ہی خدمت قرآن یا قرآنی ترجموں کی طبع واشاعت

عزیز میاں شریف احمد صاحب مرحوم

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عزیز میاں شریف احمد صاحب کے متعلق **مرحوم** کا لفظ لکھتے ہوئے (حالانکہ یہ ایک حقیقت بھی ہے اور دعائیہ کلمہ بھی) دل کو ایک بجلی کا سا دھکا لگتا ہے اور طبیعت اس حقیقت کو فوری طور پر قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتی۔ مگر حقیقت پھر بھی حقیقت ہے اور یہ ایک جگر پاش واقعہ ہے کہ ہم پانچ بھائی بہنوں کی زنجیر میں سے وسطی کڑی جس کے ایک طرف دو بھائی رہ گئے ہیں اور دوسری طرف دو بہنیں ہیں اپنی زنجیر سے کٹ کر عالم ارواح میں پہنچ چکی ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون وکل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

عزیز میاں شریف احمد صاحب نے بڑی لمبی بیماری کاٹی اور اسے غیر معمولی صبر و شکر اور ہمت کے ساتھ برداشت کیا۔ گزشتہ بیس اکیس سال کے طویل عرصہ میں ان پر کئی ایسے موقعے آئے جبکہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ بس اب زندگی کا خاتمہ ہے لیکن ہر دفعہ خدائی رحمت کا ہاتھ انہیں گویا بازو سے پکڑ کر موت کے منہ میں سے باہر کھینچ لیتا رہا اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بار بار پورا ہوا کہ:۔

عمّرہ اللہ علیٰ خلافِ التوقّع

"یعنی خدا تعالےٰ اسے توقّع (یعنی ظاہری حالات) کے خلاف عمر دے گا۔"

یہ ایک حقیقت ہے کہ میاں شریف احمد صاحب پر گزشتہ بیس ۲۰ بائیس ۲۲ سال میں بار بار بیماری نے ایسے حملے کئے کہ کئی دفعہ بظاہر مایوسی کی حالت نظر آنے لگتی تھی مگر خدا تعالےٰ انہیں **توقع کے خلاف** بچاتا اور عمر دیتا گیا حتیٰ کہ مقدر وقت آگیا جس سے کوئی **ابن آدم** بچ نہیں سکتا۔

یاد رکھنا چاہئیے کہ اس الہام میں جو اوپر درج کیا گیا ہے **"لمبی عمر"** کا کوئی ذکر نہیں ہے (گو بہرحال ساڑھے چھیاسٹھ سال کی عمر بھی کوئی چھوٹی عمر نہیں) بلکہ صرف **"توقع کے خلاف"** عمر پانے کا ذکر ہے اور یہ عمر عزیز میاں شریف احمد صاحب نے پائی بلکہ **بار بار پائی**۔ خدا کے کلام میں اکثر کچھ نہ کچھ **اخفاء کا پردہ** ہوا کرتا ہے۔ اس پردے کے ماتحت بے شک بعض لوگ بظاہر یہی سمجھتے رہے کہ میاں شریف احمد صاحب کو لمبی عمر ملے گی مگر اصل خدائی وحی میں **"لمبی عمر پانے"** کا کوئی ذکر نہیں تھا بلکہ صرف **"توقع کے خلاف"** عمر پانے کا ذکر تھا اور یہ خدائی پیشگوئی ایسے عجیب و غریب رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ اب جب حقیقت کھل چکی ہے ان الفاظ پر غور کرنے سے ایک خاص قسم کا روحانی سرور حاصل ہوتا ہے اور دل اس ایمان سے بھر جاتا ہے کہ خدا حق ہے اور خدا کا کلام حق ہے اور حضرت مسیح موعودؑ خدا کے سچے مامور و مرسل ہیں۔ اللّٰھم صلّ علیہ وعلیٰ مطاعہ **محمّد** وبارک وسلم۔

عزیز میاں شریف احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بعض لحاظ سے خاص مشابہت تھی۔ یہ مشابہت **جسمانی** نوعیت کے لحاظ سے بھی تھی اور **اخلاقی اور روحانی** لحاظ سے بھی تھی۔ جسمانی لحاظ سے تو ان کا نقشہ اور خدوخال اور رنگ ڈھنگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دوسرے بھائیوں کی نسبت زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور اس مشابہت کو ہر غور کی نظر سے دیکھنے والا انسان محسوس کرتا اور پہچانتا تھا۔ چنانچہ ان کے جنازے کے وقت مجھ سے بعض دوستوں نے از خود بیان کیا کہ ان کا حلیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت ملتا ہے اور یہ مشابہت وفات میں اور بھی زیادہ نمایاں ہو گئی تھی۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی ہمارے مرحوم بھائی کو **بعض لحاظ** سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خاص مشابہت حاصل تھی۔ مثلاً اہم امور میں فیصلہ کرتے ہوئے یا مشورہ دیتے ہوئے ان کی رائے بہت **متوازن** اور صائب ہوتی تھی۔ وہ نہ تو اپنے ایک بھائی کی طرح زبردست **جلالی شان** رکھتے تھے (گو یہ جلال بھی ایک خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے) اور نہ ان میں دوسرے بھائی کی طرح نرمی اور **فروتنی** کا ایسا غلبہ تھا جو بعض لوگوں کی نظر میں کمزوری کا موجب سمجھا جا سکتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح ان کے مزاج میں ایک لطیف قسم کا **توازن** پایا جاتا تھا۔ عفو و شفقت کے موقعہ پر وہ پانی کی طرح نرم ہوتے تھے جو ہر چیز کو رستہ دیتا چلا جاتا ہے۔ مگر سزا اور عقوبت کے جائز مواقع میں وہ ایک چٹان کی طرح مستحکم تھے جسے کوئی جذبہ یا کوئی خیال اپنی جگہ سے متزلزل نہیں کر سکتا تھا۔ اور طبیعت میں **انتہائی سادگی اور غریب نوازی** تھی۔ کیا عجب کہ ان کی اسی جسمانی اور اخلاقی مشابہت کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں اشارہ ہو کہ:۔

"اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"

انہوں نے بہرحال ظاہری اور انتظامی رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کی **فوری جانشینی** حاصل نہیں کی تو پھر لامحالہ استعارے کے رنگ میں اس الہام کی یہی تشریح سمجھی جا سکتی ہے جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔

عزیز میاں شریف احمد صاحب ایک دفعہ جماعت احمدیہ کے نظام میں **قاضی** بھی مقرر ہوئے تھے اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب حال جج ہائی کورٹ ان کے ساتھ کے قاضی تھے۔ شیخ صاحب کا کہنا ہے کہ میں نے اس دوران میں میاں شریف احمد صاحب کو بہت پختہ اور **صائب رائے** پایا جو بہت جلد حقیقت کو پا کر بڑی مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم ہو جاتے تھے۔ اور ناواجب نرمی اور ناواجب سختی سے کلی طور پر بچ کر رہتے تھے اور انصاف کے ترازو کو پوری طرح قائم رکھتے تھے۔ اس طرح ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مکاشفہ بھی پورا ہوا کہ:۔

"اس نے قاضی بننا ہے"

میاں شریف احمد صاحب کی زندگی میں عسر و یسر کے متعدد دور آئے اور ہر دور میں انہوں نے اپنا شاہانہ مزاج قائم رکھا۔ وہ دل کے **درویش** تھے مگر مزاج کے **بادشاہ** تھے۔ یسر کی حالت کا تو کیا کہنا ہے عسر میں بھی وہ اپنے شاہانہ مزاج کو قائم رکھتے تھے اور اپنے ہاتھ کو تنگی کے ایام میں بھی روکتے نہیں تھے۔ اور **غرباء** کی مدد میں بھی بڑی فیاضی سے حصہ لیتے تھے۔ بعض دفعہ تو ایسا ہوا کہ انہوں نے رستہ چلتے ہوئے کسی غریب کو پاس سے گزرتے دیکھا تو جھٹ جیب میں سے سو روپے کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لینے والا حیرانی میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں ملتا رہا۔ اور یہ **درویش بادشاہ** خاموشی سے آگے نکل گیا۔ اپنے خرچ پر کنٹرول نہ کرنے کی وجہ سے وہ بسا اوقات **قرض** میں بھی مبتلا ہو جاتے تھے مگر ان کی شاہ خرچی کے انداز میں کبھی فرق نہیں آیا۔ ساری عمر اسی شاہانہ ڈگر پر قائم رہے۔ غالباً ان کی ولادت کے موقعہ پر خدائی فرشتوں نے آسمان پر ان کی آئندہ زندگی کا نظارہ دیکھ کر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کانوں میں یہ خدائی الفاظ پہنچائے ہونگے کہ:۔

"وہ بادشاہ آیا ہے"

دراصل یہ چاروں الہام جو اوپر درج کئے گئے ہیں عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی **ذاتی زندگی** اور ذاتی سیرت کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نازل ہوئے تھے مگر تعجب نہیں کہ آگے چل کر ان کی نسل میں ان مکاشفات کے بعض ظاہری پہلو بھی رونما ہوں کیونکہ خدا تعالےٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ جس شخص کے متعلق کوئی بات خدا کی طرف سے ظاہر کی جاتی ہے وہ بعض اوقات اس کی بجائے اس کی **اولاد یا نسل** میں پوری ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں **قیصر و کسریٰ** کے خزانوں کی کنجیاں دیکھیں مگر آپ ان

کنجیوں کے ملنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے اور یہ کنجیاں آپ کے خلفاء اور روحانی فرزندوں کے ہاتھ میں آئیں۔ یا جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے ہاتھ میں جنّت کے انگوروں کا خوشہ دیکھا مگر ابوجہل کفر کی حالت میں ہی مر گیا اور یہ بشارت اس کے لڑکے حضرت عکرمہ میں پوری ہوئی۔ یا جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مکہ فتح ہوا ہے اور حضور نے مکہ کا انتظام اسید کے سپرد کیا ہے مگر اسید آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا اور آپ نے مکہ فتح ہونے پر اس کے بیٹے عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم مقرر کیا۔ یہ قدرتِ خداوندی کے عجائبات ہیں جن سے روحانی دنیا معمور نظر آتی ہے اور خدا اپنے مصالح کو بہتر سمجھتا ہے۔

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درثمین والے پنج تن کی درمیانی کڑی درمیان میں سے کٹ کر آسمان کی طرف پرواز کر گئی اور ہم بہن بھائی پانچ میں سے چار رہ گئے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ فوت ہونے والے بھائی کو خدا تعالیٰ اپنے خاص جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کی بیگم اور اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا وارث بنائے اور ہم جو اب چار بہن بھائی باقی رہ گئے ہیں ہمیں جب تک ہماری مقدر زندگی ہے اپنی رضا کے ماتحت اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا کرتا رہے اور ہمارا انجام اس کے عفو اور رحمت اور شفقت کے قدموں کے نیچے ہو اور ہماری اولاد قیامت تک نیکی اور تقویٰ اور خدمت کے مقام پر قائم رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارتوں سے حصہ پائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

بالآخر میں ان بے شمار بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں اس صدمہ میں اپنے خطوط اور تاروں کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار کر کے اپنی محبّت اور وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنے فضل و رحمت سے نوازے۔ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا مگر ایک مخلص دوست کی محبّت دوسرے کے دل کے لئے مرہم کا کام دے کر مسکن ضرور بن سکتی ہے اور میں ان سب دوستوں کے لئے دعا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر ہمارے لئے روحانی تسکین کا سامان مہیا کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء و کان اللہ معھم و معنا۔

خاکسار اسلام اور احمدیت کا ادنیٰ خادم
مرزا بشیر احمد ۔ ربوہ ۵ر جنوری ۱۹۶۲ء

فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے عطایاجات کی تحریک

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

چند روز ہوئے خاکسار کی طرف سے اخبار الفضل میں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطیہ دہندگان کی فہرست شائع ہوئی تھی اور خاکسار نے احباب کی خدمت میں اپیل کی تھی کہ ہسپتال کا ایک اور بلاک زیر تعمیر ہے اور بوجہ کمی رقم کام رُک رہا ہے۔ لہٰذا دوست اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ عطایا دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ دوست اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے اور جہاں دوسرے چندہ جات ادا کریں گے وہاں اپنے اس خیراتی ادارہ کا بھی خیال رکھیں گے اور عطایا کی رقوم صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں "زیر مد تعمیر ہسپتال" جمع کرائیں گے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔ وماتوفیقنا الا باللہ

خاکسار ۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ

شکریہ احباب

والد محترم بابو قاسم دین صاحب گذشتہ ماہ بیمار ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئے۔ الفضل میں دعا کی تحریک شائع ہونے پر احباب جماعت نے ان کے لئے دعا فرمائی اور وہ صحت یاب ہو کر جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفید ہوئے۔ احباب جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے ان سے نہایت گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

میں ان سب احباب جماعت کا ممنون ہوں کہ جنہوں نے محترم اباجان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دعاگو شریف احمد ابن بابو قاسم الدین صاحب۔
امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

ایام حج میں زیارتِ روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون ولائبیریا مغربی افریقہ)

حاضری

اے حبیبِ خدا اے شہِ انبیاء
اے بنی نوع کے ہادی و رہنما
ایک ادنیٰ سے ادنیٰ غلام آپؐ کا
بارگاہِ معلّیٰ میں آ ہی گیا

السلام السلام اے شفیع الامم
السلام السلام احمدِ محترم

سیّدی سیّد الاوّلیں آپ ہیں
سیّدی سیّد الآخریں آپ ہیں
سیّدی خاتم المرسلیں آپ ہیں
سیّدی شافعُ المذنبیں آپ ہیں

روزِ محشر شفاعت مری کیجئے
اپنے اللہ سے بخشوا دیجئے

آپؐ بیشک وہ انساں ہیں جس کے لئے
حق تعالیٰ نے افلاک پیدا کئے
آپؐ کے فیض اور اسوۂ پاک سے
سینکڑوں مرد مردانِ کامل بنے

مخزنِ خُلق و جود و سخا مرحبا
معدنِ مہر و لطف و عطا مرحبا

رخصت

آپ کے در پہ اے حامیٔ بے کساں
میں رہا آٹھ دن خرّم و شادماں
پاس بھٹکیں نہ دنیا کی فکریں یہاں
تختگاہِ رسالت میں پائی اماں

اے شہنشاہِ ہر دو سرا الوداع
مصطفےٰ مجتبیٰ مقتدیٰ الوداع

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "تسنیم النساء" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین بنائے اور درازیٔ عمر بخشے آمین۔

(شیخ مسعود احمد انیس ادیب فاضل قادیان)

جماعتِ احمدیہ کے جلسۂ سالانہ ۱۹۶۱ء کی مختصر روئداد

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی ایمان افروز تقاریر

۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس کی بقیہ کارروائی

اسلام افریقہ میں

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے "اسلام افریقہ میں" کے موضوع پر محققانہ انداز میں بہت ٹھوس اور پُر مغز تقریر فرمائی۔ آپ نے فی زمانہ جماعت احمدیہ کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں براعظم افریقہ کے مختلف علاقوں میں اسلام کی روز افزوں ترقی اور اس کے پس منظر کو واضح کرنے کے لئے پہلے بتایا کہ ابتداءً اسلام افریقہ میں کس طرح پہنچا اور وہاں اس نے کس طرح دور اول کے مسلمانوں اور بالخصوص تاجروں کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں اس حد تک اثر و نفوذ حاصل کیا کہ شرق و مغرب میں اسلامی سلطنتوں کی بنیاد پڑی۔ اس کے بعد آپ نے اٹھارویں اور انیسویں صدی میں مغربی اقوام کے استعماری عزائم کے آلۂ کار کے طور پر عیسائیت کے وہاں پہنچنے، حبشی غلاموں کی تجارت کو فروغ دینے اور پھر رفتہ رفتہ متعدد حیلوں، بہانوں ساحرانہ چالوں اور خطرناک حربوں کی مدد سے اپنے پاؤں جمانے اور سیاسی غلبہ و استیلاء کے سہارے اثر و نفوذ حاصل کرنے کی نہایت دلچسپ تفصیلات بیان کیں اور بالآخر وہاں عیسائیت کے غالب آنے سے متعلق خود عیسائی پادریوں کے تعلّی آمیز اعلانات کا بھی ذکر کیا۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق زمانۂ حال میں حضور علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ وہاں زور شور سے اسلام کے پھیلنے اور عیسائیت کے پسپا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی روز افزوں ترقی کے نہایت ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔

آپ کی اس پُر مغز تقریر کی سب سے بڑی خوبی جو اس کی اہمیت اور افادیت کو چار چاند لگانے کا موجب تھی یہ تھی کہ آپ نے اوّلاً افریقہ کے مختلف علاقوں میں عیسائیت کے غالب آنے اور پھر اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی جد و جہد کے نتیجہ میں اس کے پسپا ہونے اور اس کی جگہ غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہونے کے تعلق میں کوئی ایک بات بھی ایسی بیان نہیں کی جس کے ثبوت میں آپ نے خود عیسائی پادریوں نامور مصنفوں اور مشہور کتب اور اخبارات و رسائل کے متعدد حوالے پیش نہ کئے ہوں۔ اس لحاظ سے آپ کی تقریر نہایت درجہ قیمتی مواد پر مشتمل تھی۔

آپ نے دوران تقریر میں خود عیسائی اخباروں کے واضح اور غیر مبہم حوالوں کی رو سے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی جد و جہد کے نتیجے میں افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی کا نہایت دلکش نقشہ پیش کرکے واضح کیا کہ یہ صورتِ حال اس امر کی آئینہ دار ہے کہ افریقہ کے براعظم کا گوشہ گوشہ اب اسلام کے نور سے منور ہوا چاہتا ہے۔ افریقہ کے کروڑوں باشندے جو مختلف انواع و اقسام کے شرک میں مبتلا چلے آ رہے تھے۔ اب توحید خالق پر نثار ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھانے کے لئے تیار ہیں اور وہ وقت قریب ہے کہ جب افریقہ کے باشندے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا نجات دہندہ قرار دیں گے۔ اس ضمن میں آپ نے مبلغ سیرالیون کی طرف سے آمدہ ایک حالیہ تار کے حوالہ سے جلسہ میں حاضر جملہ احباب جماعت کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ وہاں کے ایک علاقہ میں ۱۳۰۰ افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس خوشخبری پر فضا نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد حضرت فضل عمر زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

آخر میں آپ نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی موجودہ مہم کو تیز تر کرنے کے سلسلہ میں احباب کو ان کی عظیم ذمہ داری کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ جس تیزی سے افریقہ کی سرزمین میں خدا تعالیٰ انقلاب لا رہا ہے اس کے پیش نظر ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو اور تیز کر دیں تا یہ انقلاب جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ کر اسلام اور احمدیت کو اس براعظم میں کامل طور پر غالب کر دے اور یہ غلبہ عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا ہو مگر ایسے انقلاب پھولوں کی سیجوں پر سے نہیں بلکہ خار دار جھاڑیوں میں سے گزرنے سے برپا ہُوا کرتے ہیں۔ آج تک کبھی کسی قوم نے ترقی نہیں کی جب تک وہ قربانیوں کی بھٹی میں سے ہو کر نہیں گزری۔ پس ہمیں اپنی قربانیوں کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بڑھانا ہوگا۔ خدائی وعدے تو یقیناً پورے ہوں گے اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ذریعہ ہی پورے ہونگے بشرطیکہ ہم بھی ان شرائط پر پورے اتریں جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنۃ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے ایک سودا کیا ہے کہ وہ اپنے اموال اور اپنی جانیں خدا تعالیٰ کے سپرد کریں خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں ان کو دائمی جنت عطا کریگا پس کیا ہی سستا سودا ہے۔ اسلام کی ترقی تو مقدر ہی ہے ہم تو صرف ہونگا کہ شہیدوں میں شامل ہونے والے ہیں۔ مسیح اوّل نے اپنے حواریوں کو مخاطب کرکے کہا تھا کہ من انصاری الی اللّٰہ اور انہوں نے جواب دیا تھا نحن انصار اللّٰہ اور آج تک باوجود اس کے کہ مسیح کی اصل تعلیم پر گرد و غبار کے تودے پڑ چکے ہیں مسیح کے پیرو اپنا عہد نبھا رہے ہیں۔ مسیح ثانی کی جماعت کو بہر حال اس سے کہیں بڑھ کر قربانی کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور اس تعلق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے ایک نہایت ہی بیش قیمت اقتباس پیش کرکے اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔

خلافتِ راشدہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے نہایت عالمانہ انداز میں "خلافت راشدہ" کے موضوع پر ایک بہت مدلّل اور مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی رو سے خلافت کی ضرورت اس کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان مقصد نیز خلافت راشدہ کی علامات پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی نیز آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کے قیام اور اس کے ذریعہ اسلام کی سربلندی اور استحکام کو واضح کیا اور خلفاء اربعہ کے کارناموں کو پیش کرکے خلافت راشدہ کی اہمیت کو ذہن نشین کرا دیا۔ آپ کی یہ تقریر نہایت ٹھوس پر مغز اور موثر تھی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبوی کے علاوہ عربی کی مستند کتب اور خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیش بہا عربی تصانیف کے بکثرت اقتباسات پیش کرکے اس اہم مسئلہ کے ہر پہلو پر بڑی عمدگی اور خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی اور کسی پہلو کو بھی تشنہ نہ رہنے دیا۔

آپ کی اس فاضلانہ تقریر کے بعد ساڑھے چار بجے سہ پہر کے قریب ۲۷ دسمبر کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہُوا۔

دارالافتاء کی طرف سے ایک ضروری اعلان

مجلس افتاء نے بیمہ کے تمام پہلوؤں اور اس کے جواز یا عدم جواز کی وجوہات پر غور کرکے مفصل رپورٹ پیش کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے کنوینر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا رکن مجلس افتاء ہیں۔ جو دوست اس بارہ میں مفید معلومات مہیا کر سکتے ہوں یا اس کے نفع و نقصان کی وضاحت میں کچھ کہنا چاہتے ہوں۔ وہ محترم مرزا صاحب کی خدمت میں اپنی آراء لکھکر بھجوا دیں۔ کمیٹی اپنی رپورٹ عنقریب مرتب کرنے والی ہے۔ اسلئے احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔

(ناظم مجلس افتاء)

درخواست دُعا!

میرے والد محترم صوبیدار عبد الصمد صاحب ایک لمبے عرصے سے بھگندر کے پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے۔

(خاکسار: عبد الستار محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال پر

دلی رنج و غم اور تعزیت پر مشتمل قراردادیں

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر تمام اہالیان ربوہ کی طرف سے انتہائی حزن و ملال اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ آپ کے درجات کو بلند کرے اور آپ کو اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات ایک عظیم جماعتی سانحہ ہے جسے ہم میں سے ہر شخص بشدت محسوس کر رہا ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر اور جماعت احمدیہ کے ایک مقدس اور جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ بشارات الٰہیہ کے ماتحت تولد ہوئے اور بشارات الٰہیہ کے ماتحت ہی آپ نے اپنی عمر عزیز گزاری۔ آپ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک چلتا پھرتا نشان تھے آپ اس مبشر اولاد کا ایک درخشندہ گوہر تھے جو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے بطنِ مبارک سے تولد ہوئی۔ اور جس کے متعلق مقدر ہے کہ وہ ان خدائی انوار کو دنیا میں پھیلائے گی۔ جن کی تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک سے ہوئی ہے۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے ان مقدس افراد میں شامل تھے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے وصیت سے مستثنیٰ کر دیا تھا اور انہیں دنیا میں ہی جنت کی بشارت دیدی تھی۔

آپ ایک فیاض، رحم دل اور شاہانہ طبیعت رکھنے والے انسان تھے۔ برصغیر کی تقسیم سے قبل بھی اور پاکستان کے قیام کے بعد بھی نظارت ہائے سلسلہ احمدیہ میں بطور ناظر اہم خدمات دینیہ سرانجام دیں۔ اور حق و صداقت کے لئے آپ نے قید و بند کے مصائب بھی برداشت کئے۔

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ خصوصی اجلاس اس عظیم حادثہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے بلند تر قرب سے نوازے۔ آپ کی نیک اور پاک روایات کو سلسلہ میں زندہ رکھے اور وہ عظیم خلاء جو آپ کی وفات سے جماعت میں پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ آمین یارب العلمین۔

(اراکین لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ ملتان

مجلس حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ناگہانی وفات کو ایک قومی نقصان قرار دیتی ہے۔ اور اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور خدا تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب کو اپنے قرب میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور جو فوائد روحانی طور پر جماعت کو ان کے وجود مبارک سے حاصل تھے وہ جاری رکھے۔

(محمد اسلم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر)

خدام الاحمدیہ گجرات

مجلس خدام الاحمدیہ شہر گجرات حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے اور دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ جماعتِ احمدیہ ایک قیمتی وجود سے محروم ہوگئی ہے اور ان کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کو پر کرنا محال ہے۔ خداوند تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو بلند درجات عطا کرے۔ آمین۔

(مرزا سعید احمد معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ گجرات)

گمشدہ کمبل

۲۹ دسمبر صبح ۹ بجے جو گاڑی سرگودھا کی طرف روانہ ہوئی تھی۔ اس میں ہماری لوئی یعنی کمبل رہ گیا تھا۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو یا کسی نے غلطی سے لے لیا ہو تو وہ ہمیں اس پتہ پر ارسال کر دیں۔ یا خط لکھ دیں۔

فضل داد ولد رحمت خان بمقام
(کھوکھر غربی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات)

جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ اجلاس عام حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناگہانی وفات کے جانکاہ صدمہ پر اپنے انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے آپ حضرت مسیح موعود کی اس مبشر اولاد میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ کی خاص بشارتوں کے ماتحت پیدا ہوئی اور اس لحاظ سے شعائر اللہ میں سے تھی۔ آپ نہایت متقی فیاض اور رحم دل واقع ہوئے تھے اور بہت سے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ نے صدر انجمن احمدیہ میں سالہا سال سلسلہ کی مختلف نظارتوں میں بطور ناظر اہم دینی خدمات بجا لاکر خدمت دین کا شاندار نمونہ قائم کیا۔ آپ وفات کے وقت ناظر اصلاح و ارشاد کے عہدہ جلیلہ پر فائز تھے جس کے فرائض آپ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی وفات سے جماعت میں ایک خلا واقع ہو گیا ہے۔ اور جماعت آپ کی رہنمائی سے محروم ہو گئی ہے۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ کی وفات کو ایک سانحہ سمجھتی ہے اور اپنے قابل صد احترام امام سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے نیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ اہلیہ صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب۔ سیدہ امۃ الباری صاحبہ اور سیدہ امۃ الوحید صاحبہ کی خدمت میں دلی افسوس اور غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور بارگاہ رب العزت میں دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صاحبزادہ صاحب کو اپنے اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

جماعت احمدیہ خانیوال

جماعت احمدیہ خانیوال حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ کی وفات حسرت آیات پر پرنم آنکھوں سے دلی غم و اندوہ کے ساتھ اظہار افسوس کرتی ہے صاحبزادہ صاحب کی ذات گرامی جماعت کے لئے بے انتہا۔ فیوض اور برکات کی حامل تھی اور جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی پاک وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ جس کا خلا پُر ہونا ناممکن ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو جنت فردوس میں خاص مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ خانیوال۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس غم میں برابر کی شریک ہے

(شریف احمد وائس پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ خانیوال)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

رسالہ "خالد" جنوری ۱۹۶۲ء کی ایک جھلک

چند اہم مضامین (۱) "حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک ولولہ انگیز پیغام جماعت احمدیہ کے نام" اداریہ

(۲) "سیدنا حضرت مصلح الموعود کے مقدس شمائل اور پاکیزہ اخلاق" (از مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

(۳) "قبولیت دعا کا فلسفہ" (مکرم جناب محمد سعید احمد صاحب قائد پشاور)

(۴) "دنیا کے موجودہ دور میں ہمارا لائحہ عمل" پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے)

(۵) "کیا نبوت صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص ہے" (ملک عبدالباسط صاحب خادم گجرات)

(۶) "خلافت علیٰ منہاج النبوت" (مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل منگلا)

(۷) "براعظم افریقہ کے صحرا" (عبدالرحمٰن صاحب شاکر)

منظوم حصہ میں جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب آبد سکھر، اختر صاحب گوبندپوری، مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد ارشاد احمد صاحب شکیب جیکب آباد، اور جناب حکیم قریشی صاحب قائد آباد کا تازہ کلام شامل ہے۔

رسالہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی شبیہ مبارک اور ۶۱ء کے جلسہ سالانہ کی متعدد تصاویر سے مزین ہے — کل صفحات۔ ۴۰ قیمت فی پرچہ صرف ۴۰ پیسے (علاوہ محصولڈاک)

سالانہ چندہ پانچ روپے۔ مینیجر رسالہ "خالد" ربوہ

طبّی معلومات

امراض قلب کے متعلق نئی معلومات

دنیا میں جوں جوں صحت کا معیار بلند ہوتا جا رہا ہے اور عمر کا اوسط بڑھتا جا رہا ہے لوگوں کو امراض قلب کے واقعات سے زیادہ سے زیادہ سابقہ پڑ رہا ہے۔ دل کے دورہ کا مفہوم عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ دل کی شریانوں میں سے کسی ایک شریان میں کسی قسم کی رکاوٹ پڑ گئی ہے۔ اس طرح خون قلب کے کسی خاص عضلے تک نہیں پہنچ پاتا جس کی وجہ سے اس حصے کے خلئے خون سے محروم ہو جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ قلب کے دورے کی شکایت میں ظاہر ہوتا ہے۔

امریکہ کی "انجمن قلب" کے سابق صدر ڈاکٹر پال وہائٹ (بوسٹن) جو دنیا کے ممتاز ترین ماہرین امراض قلب میں سے ہیں۔ دل کے دورہ کے سلسلے میں عوام کی معلومات میں اضافہ کرنے میں مشغول ہیں وہ اور ان کے ساتھی ان غلط فہمیوں کو بھی دور کرنے میں مصروف ہیں۔ جو امراض قلب کے متعلق لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سب سے بڑی غلط فہمی جس میں لوگ مبتلا ہیں، یہ خیال ہے کہ امراض قلب کے مریض جلد ہی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں انہوں نے اپنے ایک مریض کا ذکر کیا جس کو دل کا دورہ پڑا تھا اور جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ ایک یا دو دن میں مر جائے گا۔ لیکن علاج کے زمانے میں اس شخص کے خون کا دوران خود بخود درست ہو گیا اور خون نے قلب تک پہنچنے کا ایک نیا راستہ بنا لیا۔ جب یہ شخص تندرست ہو کر شفا خانے سے نکلا تو اس نے ڈاکٹر سے وعدہ کیا کہ وہ جب تک زندہ رہے گا۔ ہر سال ایک مرغی ان کی خدمت میں بھیجتا رہے گا۔ اس شخص کی عمر اس وقت ۳۰ سال کی تھی ڈاکٹر وہائٹ کہتے ہیں کہ ان کو یہ مرغیاں ملتے ہوئے اب ۴۲ سال ہو چکے ہیں۔ یہ شخص مرغیوں کے ایک فارم کا مالک تھا۔

واضح رہے کہ قلب کے امراض بالعموم پچاس اور ساٹھ سال کی عمر کے درمیان ہوتے ہیں اور یہ دیکھا گیا ہے کہ اس عمر کے بہت سے مریضوں نے ستر اور اسی سال سے بھی زیادہ عمر پائی۔

انسانی کام مشین کر سکتی ہے

پچھلے ماہ برطانیہ کی نیشنل فزیکل لیبارٹری میں ماہرین نفسیات۔ ماہرین لسانیات۔ حساب دان اور علم طبیعیات کا ایک اجتماع ہوا جس میں غور و فکر کے عمل مشینوں کے سانچوں میں ڈھالنے کے مسئلہ پر غور ہوا۔

ماہرین نے اس دلچسپ سوال پر بھی غور کیا کہ ذہانت کیا چیز ہے۔ ڈاکٹر مارون منسکی نے بتایا کہ انسانی ذہانت کا کچھ ضرورت سے زیادہ احترام کر کے ہم نے مسئلہ کو الجھا دیا ہے سیدھی سادھی مشینیں وہ کام کر گزرتی ہیں کہ اگر انسان وہ کام کرے تو اسے ذہین کہا جائے گا مگر مشین کو ذہین کہتے ہوئے ہم تکلیف محسوس کرتے ہیں درحقیقت ذہانت اور تخلیقی صلاحیت کچھ انسان کے لئے ہی ودیعت نہیں کر دی گئی ہے بلکہ مشینیں بھی اس میں کچھ کم نہیں جب انہیں پیچیدہ کام سپرد کئے جائیں گے وہ انسان سے زیادہ ذہانت کا ثبوت دیں گی۔

ڈاکٹر منسکی کے علاوہ ڈاکٹر ایس گل نے اور بھی حیرت انگیز انکشاف کیا انہوں نے کہا کہ جن مشینوں میں تحصیل علم کی صلاحیت ہو گی وہ انسان سے زیادہ لائق و فائق ہوں گی وہ نغمہ مرتب کرنے کی اہل اور ہوائی جہاز کو کنٹرول کرنے کی اہل ثابت ہوں گی لیکن اس کے لئے مشاہدہ اور تربیت ضروری ہے۔ پہلے انہیں اس طرح لگانا چاہیئے کہ وہ انسانوں کے کاموں کو دیکھیں اور سمجھیں اور عمل میں مہارت حاصل کریں۔

ڈاکٹر کرسٹی جل کا کہنا ہے کہ مشینیں وکیلوں کا کام بھی کریں گی۔ لیکن یروشلم کے پروفیسر بار ہیل کچھ زیادہ پر امید نہیں تھے انہیں اس کانفرنس کے اس نعرہ سے تو اتفاق تھا کہ مشینیں ہر وہ کام کر سکتی ہیں جو آدمی کرتا ہے۔ لیکن انہیں اس میں شک تھا، کہ مشین اتنی ذہین و سمجھدار ہو سکتی ہے کہ کتابوں کی چھان بین کر کے کوئی قیمتی معلومات مہیا کر سکے۔ مگر اسکے ساتھ ساتھ وہ مشینوں کی طرف سے اتنی خوش فہمی ضرور رکھتے ہیں۔ کہ تیس ۳۰ سال میں مشینیں ضرور اس درجہ پر پہنچ سکتی ہیں۔

جلدی امراض کیلئے نئی گیس

نئی دہلی۔ حکومت ہند منسٹری آف سائنٹفک ریسرچ کی طرف سے دہلی کی آیورویدک ریسرچ کونسل کے سپرد کی گئی ایک تحقیقات میں جلدی اور خونی امراض کے لئے ریٹھا نہایت مؤثر ثابت ہوا ہے ریٹھے سے ایک گیس بھی تیار کی گئی ہے جو پاخانہ کے راستے خون کے قطرات خارج کر کے آناً فاناً اپنا اثر دکھاتی ہے۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تابکاری اثرات کا علاج
چائے اور پالک کا ساگ

ناگویہ۔ قوم پرست چین کی وزارت دفاع کے سرجن جنرل نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ وہ ایٹمی تجربوں سے پیدا ہونے والے تابکاری اثرات سے بچنے کے لئے پالک کا ساگ کھائیں اور چائے کا استعمال زیادہ کر دیں۔ سرجن جنرل نے کہا کہ پالک اور چائے خصوصاً سیاہ چائے میں اوکسالک ایسڈ ہوتا ہے جو تابکاری کے اثرات کو جسم میں سرایت کرنے سے روکتا ہے۔

جہاں کوئی بیمار نہیں پڑتا

سڈنی۔ یہاں سے ایک سو ساٹھ میل دور سونے کی کان کے مرکز سونالہ کے ضلع ہسپتال کو حکومت بند کر دینے پر مجبور ہو رہی ہے کیونکہ وہاں کے لوگ حد سے زیادہ تندرست ہیں۔ ہسپتال میں ایک بھی مریض نہیں۔ لیکن ایک سیکرٹری، ایک میٹرن ایک نرس اور دو اسسٹنٹ ہیں۔ حکومت کا روپیہ فضول خرچ ہو رہا ہے۔ انیسویں صدی میں سونالہ کی آبادی بیس ہزار تھی اور آج وہاں صرف ڈیڑھ سو آدمی بستے ہیں۔ میڈیکل کمیشن نے اپنی رپورٹ میں اس نوے سالہ ہسپتال کو بند کر دینے کی تجویز پیش کی ہے کیونکہ یہ بالکل بے مصرف ہے۔

جلدی امراض کو دور کرنیوالے کپڑے کی ایجاد

ماسکو۔ روسی سائنسدانوں نے ایک ایسا کپڑا ایجاد کیا ہے جس کے پہننے سے بعض جلدی امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ کپڑا ایک مصنوعی ریشہ سے تیار ہوتا ہے اور اس سے پانی چھاننے کے فلٹر بھی بن سکتے ہیں۔

سیلون میں آیورویدک کو ترقی دینے کی کوشش

کولمبو۔ آیورویدک طریق علاج کو فروغ دینے کی کوشش کے سلسلہ میں سیلون کے وزارت داخلہ نے پرانے طبی مسودات اور مخطوطات جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے قدیم نسخے بدھوں کے خانقاہوں میں انتہائی بے توجہی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ وزارت داخلہ کتابوں میں بھی اس طریق علاج کی تلاش شروع کرنا چاہتی ہے۔

اور دینگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

قربانی کا قابل تقلید نمونہ

محترم عبد العزیز صاحب بھٹی باغبان آنریری معلم وقف جدید وصیت نمبر ۱۴۳۶۱ مبارک آباد فارم بشیر آباد اسٹیٹ براستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ اپنے خط محررہ ۲۶؍۱۲؍۶۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"خاکسار کو کچھ دنوں سے الفضل میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق پڑھ رہا ہے کہ حضور کی صحت نسبتاً بہتر ہے۔ اس خوشی میں ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں"۔ نیز تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء تا ۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء خاکسار کی تبلیغی کوششوں سے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور احسان سے ۱۹ افراد کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس خوشی میں ۱/۸ حصہ کی بجائے ۱/۷ حصہ کی وصیت کرتا ہوں"۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت دے اور انہیں سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

سال رواں کے دو ماہ گذر نے کو ہیں۔ مگر تا حال چندہ جات خدام الاحمدیہ کی رفتار بہت سست ہے۔ اس لئے قائدین حضرات سے التماس ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے پوتے عزیز عبد الحمید کو قریباً ایک ماہ سے ناف اور سر پر اگزیما کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب جماعت بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ماسٹر محمد مراد محلہ دار الیمن شرقی۔ ربوہ)

تربیلا بند کی تکمیل سے قومی آمدنی میں سالانہ بیس ۲۰ کروڑ روپے کا اضافہ ہوگا

لاہور ۸ رجنوری ۔ دریائے سندھ پر تعمیر کئے جانے والے تربیلا بند کے منصوبے کے متعلق آخری رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔ مشیروں کی رپورٹ لندن میں واپڈا کے ماہروں کے جلسوں میں منظور کی گئی ہے ۔ جن میں واپڈا کے چیف انجینئر مسٹر غلام اسحاق نے بھی شرکت کی تھی ۔ توقع ہے کہ یہ رپورٹ عنقریب عالمی بنک کو پیش کر دی جائے گی اور آئندہ مہینے عالمی بنک اور واپڈا کے ماہر مشترکہ طور پر رپورٹ کا جائزہ لیں گے ۔ اس بند کی تعمیر گیارہ برس میں مکمل ہوگی ۔ ابتدائی دو برس میں نقشوں کی تعمیر اور ٹھیکے دینے کا کام مکمل کیا جائے گا ۔

پاکستانی پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ نے کہا ہے کہ تربیلا بند مکمل ہونے پر غذائی پیداوار میں اضافہ کے باعث قومی آمدنی میں بیس کروڑ روپے سالانہ کا اضافہ ہوگا ۔ یہ بند دریائے سندھ پر باڑا کے مقام پر تعمیر کیا جائے گا ۔ جس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کے حصے کو پُر کرنے کے لئے عام اور پتھریلی مٹی استعمال کی جائے گی ۔ نکاسی نہر بند کے بائیں حصہ پر کھود دی جائے گی ۔ اور پانی کا رُخ موڑنے کے لئے مضبوط ڈھانچہ دائیں کنارے پر تعمیر کیا جائے گا ۔

وادی سندھ کے ترقیاتی فنڈ کے پروگرام کے مطابق بند میں بیالیس لاکھ ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کا انتظام ہوگا ۔ ابتدائی رپورٹ کے مطابق بند ۷۷ برس کے لئے کارگر ثابت ہوگا ۔ آخری رپورٹ میں تجویز پیش کی گئی کہ ۷۷ برس تک بند کو قابل عمل رکھنے کے لئے پانی ذخیرہ کرنے کی استعداد چوراسی لاکھ ایکڑ فٹ کر دی جائے ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی قرارداد تعزیت

بقیہ صفحہ اوّل

سکول کو جو ملک بھر میں خاص امتیاز اور ناموری حاصل ہوئی وہ آپ ہی کی قیادت میں تھی ۔ سکول کی کھیلوں اور تعلیم میں حضرت میاں صاحبؓ کی خاص دلچسپی آخر وقت تک قائم رہی اور بحیثیت ناظر تعلیم و تربیت سالہا سال تک سکول کی رہنمائی نمایاں انہماک اور کامیابی سے فرماتے رہے اور دیگر نظارتوں میں منتقل ہونے کے باوجود سکول کی بہبودی اور بہتری میں متواتر کوشاں رہے اور اپنے ذاتی اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے اس لئے اساتذہ اور طلباء بھی شدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ وہ اپنے ایک خاص مربی اور محسن کی نگرانی سے محروم ہو گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کی جسمانی اولاد کو اور ہم سب کو اپنے فضل سے آپ کی خوبیوں کا وارث بنائے اور سلسلہ کے کاموں کو چلاتے رہنے کی توفیق بخشے ۔

سٹاف سیکرٹری

درخواستِ دُعا

میرے ایک دوست چوہدری برکت علی صاحب سب انسپکٹر پولیس کی ایک اپیل پیش ہے وہ احباب سے اپیل میں کامیابی کے لئے دردمندانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

محمد ابراہیم
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی رحلت پر

محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ کی تعزیتی قرارداد

ممبران دارالصدر جنوبی کوارٹرز تحریک جدید و گولبازار کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک اور ناگہانی وفات کے سانحہ عظیم پر دلی رنج و افسوس اور انتہائی حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے ۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند جلیل ہونیکی وجہ سے جماعت کے لئے نہایت قابل احترام اور بابرکت وجود تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے متعدد عظیم الشان نشانوں کے خاص مظہر اور شعائر اللہ میں سے بھی تھے ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی الہامات اور رویا و کشوف خاص آپ کی ذات بابرکات سے وابستہ ہیں اور آپ حضور کی مبشر اولاد میں سے ایک درخشندہ گوہر تھے ۔ اسکے علاوہ آپ ذاتی طور پر بیشمار خوبیوں کے مالک تھے اور تقویٰ و طہارت عظمت و بزرگی اور جماعتی خدمات اور قربانیوں کے لحاظ سے ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح جماعت کے لئے مشعل راہ اور نیک نمونہ کے حامل تھے ۔

پس ہم اہالیان محلہ دارالصدر جنوبی اس عظیم صدمہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو اعلیٰ علیین میں خاص بلند مقام عطا فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے اور آپ کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اسکی اپنے فضل سے تلافی فرمائے ۔ آمین ۔

(پریذیڈنٹ دارالصدر "ج" ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے ۔

اعلاناتِ نکاح

۱ ۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز عبدالمنان ولد چوہدری نواب الدین صاحب چک نمبر ۳۴۲ ج ب ضلع لائلپور کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ بیگم بنت حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے مرحوم بعوض حق مہر مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ مورخہ ۱/۱/۶۲ مکرم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے کوٹھی چوہدری صاحب مرحوم میں پڑھا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے ۔ آمین ۔

(عبدالرحمن سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول سہجہ ضلع رحیم یارخان)

۲ ۔ میرے بڑے بھائی مکرم محمد بشیر صاحب صوفی کا نکاح مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ بنت سیٹھی خلیل الرحمن صاحب آف جہلم کے ہمراہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۸ دسمبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ طرفین کے لئے موجب برکت ہو ۔

(مبارک احمد خالد بی ۔ ایس سی شہر سیالکوٹ)

مسلمانوں کی طرف سے
اشاعت اسلام کی
فرضیت
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

جانوروں کے مہلک اپھارہ کا موسم شروع ہے

"اکسیر اپھارہ" (اکسیر بچھاں) کے ایک پیکٹ سے بفضل تعالیٰ یہ اپھارہ پندرہ منٹ میں غائب ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ ۵۰ پیسے فی درجن صرف چھ روپے دو درجن پر خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ کمپنی ۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اعلان

شیخ نذیر احمد صاحب یکم دسمبر ۱۹۶۱ء سے ملازمت چھوڑ چکے ہیں اور باوجود اسکے وہ اپنے تئیں میرا ملازم ظاہر کر کے بعض لوگوں سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ شیخ نذیر احمد صاحب میرے ملازم نہیں جو کوئی ان سے کاروبار کریگا وہ ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا ۔ والسلام

خاکسار عباس احمد خان
۵ ڈیوس روڈ ۔ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴